LENIN

لینن

فریڈرک اینگلز کی وفات پر

On the Death of Frederick Engels

1890

کیا عقل کا چراغ تھا خاموش ہو گیا
کیا دل تھا، دھڑکنوں کے تلاطم میں سو گیا
(دوبرولیوبوف کی یاد میں شاعر نکراسوف کے الفاظ)

نئے کیلنڈر سے 15 اگست (24 جولائی) 1890 کو فریڈرک اینگلز نے لندن میں انتقال کیا۔ اپنے دوست کارل مارکس کی وفات (1883) کے بعد وہی ایک شخص تھا جسے تمام متمدن دنیا میں موجودہ پرولتاری طبقے کا بہترین استاد اور عالم کہنا چاہئے۔ جس دن سے کارل مارکس اور فریڈرک اینگلز کو یکجائی نصیب ہوئی دونوں دوستوں نے اپنی زندگی ایک ہی مقصد میں لگا دی۔ چنانچہ فریڈرک اینگلز نے پرولتاریہ کے لئے جو کچھ کیا ہے، اسے سمجھنے کے لئے صاف صاف یہ ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ آج محنت کش طبقے کی تحریک کو فروغ دینے میں کارل مارکس کی تعلیمات اور اس کے کام کی کیا اہمیت ہے۔ مارکس اور اینگلز یہ ثابت کرنے میں سب سے اول ہیں کہ مزدور طبقہ اور اس کی مانگیں موجودہ معاشی نظام کا لازمی نتیجہ ہیں اور یہی وہ نظام ہے جو بورژوازی کے ساتھ بہرحال پرولتاریہ کو جنم بھی دیتا ہے اور اس کی تنظیم بھی کرتا ہے۔ مارکس اور اینگلز نے یہ دکھا دیا کہ محض کچھ بھلے مانسوں اور نیک بندوں کی دیانت دارانہ کوششوں کی بدولت نہیں، بلکہ منظّم پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کے زور سے ہی انسانیت کو ان برائیوں سے نجات ملے گی جو آج اس شکنجے میں کسے ہوئے ہیں۔ اپنی علمی تحریروں کے ذریعے مارکس اور اینگلز نے سمجھایا کہ سوشلزم خواب وخیال کی شعبدہ کاری نہیں بلکہ ایک منزل مقصود اور لازمی نتیجہ ہے موجودہ سماج کی پیداواری قوتوں کے بڑھنے چڑھنے کا۔ آج تک جتنی تاریخ لکھی جا چکی ہے وہ تمام تر طبقاتی کشمکش کی تاریخ ہے، لگاتار بعض سماجی طبقوں کو اوروں پر حاکمانہ اختیارات اور غلبہ حاصل رہنے کی تاریخ ہے۔ یہ

سلسلہ اس وقت تک چلتا رہے گا جب تک طبقاتی کش مکش اور طبقاتی غلبے کی جڑ بنیاد، یعنی ذاتی ملکیت اور اندھادھند سماجی پیداوار کا صفایا نہیں ہو جاتا ۔ پرولتاریہ کا مفاد اس میں ہے کہ ان بنیادوں کا خاتمہ کر دیا جائے ۔ لہذا منظم مزدوروں کی باشعور طبقاتی کش مکش کا رخ انہی بنیادوں کے خلاف ہونا چاہیے ۔ ہر ایک طبقاتی کش مکش سیاسی جدوجہد ہوتی ہے ۔

مارکس اور اینگلز کے ان خیالات کو اب ان تمام پرولتاریوں نے اپنا لیا ہے جو اپنی رہائی کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں ۔لیکن 1840 کے دور میں جب ان دونوں دوستوں نے اشترا کی لٹریچر اور اپنے زمانے کی سماجی تحریکوں میں قدم رکھا تو وہ بالکل ہی نئے تھے ۔ بہتیرے لوگ، جن میں لائق اور نالائق، ایماندار اور بے ایمان سبھی تھے، سیاسی آزادی کی جدوجہد میں، بادشاہوں، پولیس والوں اور پادریوں کی مطلق العنانی کے مقابل صف آرائی میں لگے ہوئے تھے، وہ لوگ اس حقیقت کو نظر میں نہ رکھ سکے کہ بورژوازی اور پرولتاریہ کے مفادات میں مستقل ٹکراؤ چلتا ہے ۔ وہ اس خیال کو ہضم نہیں کر سکتے تھے کہ مزدور ایک آزادانہ سماجی طاقت کے بطور عمل کریں ۔ دوسری طرف ایسے بہت سے خیالی لوگ، جن میں بعض نابغہ (Geniuses) بھی تھے، یہ سوچتے رہے کہ حاکموں اور حاکمانہ اختیار رکھنے والے طبقوں سے صرف اتنا منوالینا ضروری ہے کہ موجودہ سماجی نظام انصاف سے محروم ہے، یہ منوالیا تو زمین پر امن چین کا راج ہو جائے گا اور عام بھلائی پھیل جائے گی ۔ یہ لوگ ایسے سوشلزم کا خواب دیکھتے تھے جس تک رسائی کے لئے جدوجہد کی کوئی ضرورت نہ ہو ۔ آخر میں اس زمانے کے قریب قریب سارے ہی سوشلسٹ اور مزدور طبقے کی بھلائی چاہنے والے عام طور سے پرولتاریہ کو ناسور سمجھتے تھے اور ان پر دہشت سوار تھی کہ انڈسٹری بڑھنے کے ساتھ ساتھ پرولتاریہ کتنا بڑھ گیا ہے ۔ چنانچہ یہ سبھی اس فکر میں مبتلا تھے کہ کسی تدبیر سے انڈسٹری کا بڑھنا اور اسی کے ساتھ پرولتاریہ کا بڑھنا روکا جائے، ''تاریخ کے پہیے کا گھماؤ'' روکا جائے ۔ مارکس اور اینگلز کو پرولتاریہ کے بڑھنے پر اس عام دہشت سے کوئی سروکار نہ تھا، الٹا اور اسی کی مسلسل ترقی پر انہوں نے اپنی امیدیں لگا دیں ۔ پرولتاری جتنے زیادہ ہوں گے، انقلابی طبقے کی حیثیت سے ان کی طاقت بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی اور سوشلزم اتنا ہی نزدیک اور قابل حصول ہو جائے گا ۔ مارکس اور اینگلز نے محنت کش طبقے کی جو خدمات انجام دی ہیں انہیں گنے چنے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے: مزدور طبقے کو انہوں نے خودشناسی اور خودآگاہی سکھائی، خواب وخیال کی جگہ علم وتحقیق کا پایہ رکھ دیا ۔ اس لئے ضروری ہے کہ اینگلز کا نام اور انکی زندگی کے حالات کا علم ہر ایک مزدور تک پہنچے ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فریڈرک اینگلز 1820 میں پروشیا سلطنت کے صوبہ ران کے مشہور شہر بریمن کے مقام پر پیدا ہوئے۔ ان کے باپ کارخانہ دار تھے۔ 1838 میں گھر کے حالات سے مجبور ہو کر بیٹے نے ہائی سکول کی تعلیم چھوڑ دی اور بریمن کے ایک تجارتی دفتر میں کلرکی اختیار کرلی۔ بیوپاری مصروفیتوں کے باوجود اینگلز نے اپنی علمی اور سیاسی تعلیم کی لگن باقی رکھی۔ ہائی سکول کے زمانے سے ہی اسے بادشاہی اور سرکاری اہل کاروں کے ظلم زبردستی سے سخت نفرت ہوگئی تھی۔ فلسفہ پڑھا تو یہ نفرت اور منجھ گئی۔ ان دنوں جرمن فلسفے پر ہیگل کا رنگ چڑھا ہوا تھا اور اینگلز بھی اس کی لپیٹ میں آ گیا۔ اگر چہ ہیگل بذات خود پروشیا کی شخصی حکومت کا مداح تھا، اور برلن یونیورسٹی میں فلسفے کا پروفیسر ہونے کی حیثیت سے اسی حکومت کا نمک خوار بھی رہا تھا، تاہم اس کی تعلیمات انقلابی تھیں۔ ہیگل کو انسانی عقل اور اس کے حقوق پر ایمان تھا۔ ہیگل کے فلسفے کا بنیادی نکتہ تھا کہ تمام کائنات کے رگ و پے میں تغیر، تبدیلی اور ارتقا جاری و ساری ہے، اس کی بدولت جرمن فلسفی کے بعض شاگردوں نے، جو اُس وقت کی صورتحال کو برحق ماننے کے لئے تیار نہ تھے، یہ خیال اپنا لیا کہ اس صورت حال کے خلاف قدم بڑھانا اور جو ظلم و جبر پھیلا ہوا ہے، اس کے سامنے سر اٹھانا بھی اسی ہمہ گیر اصول کی جڑ بنیاد میں شامل ہے، یعنی ہمیشہ ہمیشہ تغیر اور ارتقا ہوتا رہے۔

اگر ہر چیز کچھ سے کچھ ہوتی جاتی ہے، اگر ایک قسم کے ادارے یا ڈھانچے ٹوٹتے ہیں اور ان کی جگہ لے لیتے ہیں تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ پروشیائی بادشاہ سلامت یا زار روس کی فرمانروائی، یا لوگوں کی بہت بڑی تعداد کے نقصان سے تھوڑے سے لوگوں کی دولت مندی یا عام لوگوں پر سرمایہ دار طبقے کا غلبہ ایسے ہی (بے تبدیلی کے) ہمیشہ چلتا رہے۔ ہیگل کا فلسفہ ذہن اور خیالات کی تبدیلی کی بات کرتا تھا۔ وہ عینیت پرست یا خیال پرست تھا۔ ذہن کی تبدیلی سے اس کا مطلب تھا کہ فطرت میں، انسان میں، انسانی اور سماجی تعلقات میں تبدیلی پیدا ہو۔ مارکس اور اینگلز نے ہیگل کے فلسفے میں سے مسلسل تغیر و تبدل کا اصول قائم رکھ کر خیال پرستی کے نظرے کا خول اتار ڈالا۔ (مارکس اور اینگلز نے بتایا ہے کہ اپنے ذہنی ارتقا کے سلسلے میں وہ عظیم جرمن فلسفیوں کے اور خاص طور پر ہیگل کے بہت زیادہ مرہون منت ہیں۔ اینگلز کا کہنا ہے ''جرمن فلسفے کے بغیر سائنسی سوشلزم کا کوئی وجود نہ ہوتا'')۔ اصلی زندگی کی طرف رخ کر کے انہوں نے یہ دیکھا کہ ذہنی تبدیلی سے عالم فطرت کی تبدیلی کو نہیں سمجھایا جاسکتا بلکہ اس کے برعکس ذہنی تبدیلی خود عالم فطرت یا مادی تبدیلی سے نکلتی ہے .... فلسفی ہیگل کے اور ہیگل والے خیالات رکھنے والوں کے برخلاف مارکس اور اینگلز نے مادیت اختیار کی۔ دنیا اور عالم انسانیت کو انہوں نے مادی پہلو سے دیکھ کر یہ نتیجہ نکالا کہ جس طرح فطرت کے مظاہر کی تہہ میں مادی اسباب پوشیدہ ہوتے ہیں اس طرح انسانی سماج میں جو تغیر و تبدل ہوتے ہیں وہ مادی طاقتوں یعنی پیداواری تبدیلیوں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ انسانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے، ان چیزوں کی پیداوار میں آدمی کے آدمی سے جس قسم کے تعلقات بنتے

ہیں، جو رشتے قائم ہوتے ہیں، ان رشتوں یا تعلقات کا دارومدار پیداواری طاقتوں کے تغیر و تبدل پر ہوتا ہے۔ انہی رشتوں میں سماجی زندگی کے، انسانی آرزوؤں، امنگوں، خیالات اور قوانین کے سارے مظاہر کو سمجھا جا سکتا ہے۔ پیداواری طاقتوں کے بڑھنے سے وہ سماجی تعلقات پیدا ہوئے جن کی بنیاد ذاتی ملکیت پر ہے لیکن اب دیکھئے تو پیداواری طاقتوں کے بڑھنے کی بدولت ہی آبادی کی بڑی اکثریت اپنی ملکیت سے محروم کر دی گئی اور تھوڑے سے لوگوں کے قبضہ قدرت میں یہ ملکیت سمٹتی چلی گئی۔ جائداد اور ملکیت کا یہ ارتقاء جو آج کے سماجی نظام کی اصل بنیاد ہے، خود اسی کے خاتمے کا پیش خیمہ ہے۔ اور خود اسی مقصد کی خاطر قدم بڑھا رہا ہے جو اشتراکیوں نے اپنے پیش نظر رکھا ہے۔ اشتراکیوں کو صرف اتنا ہی کرنا ہے کہ اس سماجی طاقت کا پتہ لگائیں جو، موجودہ سماج میں اپنی حیثیت کی وجہ سے، اشتراکیت کے لانے میں غرضمند ہو اور اس سماجی طاقت کو خود اس کے مفاد اور تاریخی عمل سے باخبر کریں۔ یہ سماجی طاقت پرولتاریہ ہے۔ اینگلز نے اسی پرولتاریہ سے انگلینڈ میں، انگریزی صنعت کے مرکز مانچسٹر میں آگاہی حاصل کی جہاں 1842 میں وہ رہنے لگا تھا، اور ایک ایسی تجارتی کمپنی میں نوکری کر رہا تھا جس میں اینگلز کا باپ بھی حصہ دار تھا۔ مانچسٹر میں اینگلز کارخانے میں ہی نہیں بیٹھا رہا بلکہ ان گندی بستیوں میں بھی مارا مارا پھرتا تھا جہاں مزدور لبالب بھرے تھے، ان کی غریبی اور تباہ حالی اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ اس نے صرف ذاتی مشاہدوں پر بس نہیں کی۔ برطانیہ کے مزدور طبقے کے حالات پر پہلے سے جو لکھا جا چکا تھا، اینگلز نے اس کا بھی مطالعہ کیا اور جتنی سرکاری دستاویزوں تک وہ پہنچ سکتا تھا سب اس نے نہایت غور کے ساتھ پڑھ ڈالیں۔ ان تمام مطالعوں اور مشاہدوں کا حاصل وہ کتاب تھی جو 1840 میں شائع ہوئی؛ ''انگلستان میں مزدور طبقے کی حالت''۔

ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ اس کتاب کے تحریر کرنے میں اینگلز نے کیا اہم خدمت انجام دی ہے۔ اینگلز سے پہلے بھی بہت لوگوں نے پرولتاریہ کے مصائب بیان کئے تھے اور اس طبقے کی حالت سدھارنے کی ضرورت پر توجہ دلائی تھی۔ لیکن اینگلز وہ پہلا شخص ہے جس نے کہا کہ پرولتاریہ ایک مصیبت زدہ طبقہ ہی نہیں، بلکہ حقیقت میں اس طبقے کی شرمناک معاشی حالت ہی اسے آمادہ کر کے آگے بڑھاتی ہے اور مجبور کرتی ہے کہ بالآخر وہ اپنا بوجھ اتارنے کے لئے میدان میں اترے۔ پرولتاریہ میدان میں اترتا ہے تو اپنی مدد آپ کر لیتا ہے۔ مزدور طبقے کی سیاسی تحریک بہرحال مزدوروں پر یہ روشن کر دے گی کہ ان کی نجات کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے سوشلزم۔ دوسری طرف سوشلزم تبھی طاقت بنے گا جب وہ مزدور طبقے کی سیاسی جدوجہد کی منزل قرار پائے۔ انگلینڈ کے محنت کشوں کی حالت پر اینگلز کی کتاب میں اسی قسم کے خیالات تھے، وہ خیالات جنہیں آج کے زمانے میں تمام سوچنے والے اور مقابلہ کرنے والے پرولتاریہ نے اپنا لیا ہے، لیکن جب وہ پہلی بار پیش کئے گئے تو بالکل نئے یا اجنبی تھے۔ یہ خیالات اس کتاب میں منظر عام پر لائے گئے جو نہایت دلنشیں انداز میں لکھی گئی تھی اور جس میں انگریزی پرولتاریہ

کی تباہ حالی کی بھرپور مستند اور ہیبت ناک تصویر کھینچی گئی تھی۔ یہ کتاب سرمایہ داری اور سرمایہ داروں (بورژوازی) کے منہ پر طمانچہ ثابت ہوئی اور گہرا اثر چھوڑ گئی۔ موجودہ زمانے میں پرولتاریہ کے حالات کی صحیح تصویر کشی کے لئے جابجا اسی کتاب کے حوالے دیے جانے لگے۔ سچ پوچھیے تو مزدور طبقے کی تباہ حالی کی ایسی سچی اور بے لاگ تصویر نہ 1840 سے پہلے کبھی کھینچی گئی تھی نہ اس کے بعد۔

انگلستان پہنچنے کے بعد اینگلز سوشلسٹ ہو گیا۔ مانچسٹر میں اس نے ان لوگوں سے تعلقات پیدا کئے جو اپنے وقت میں انگریزوں کی مزدور تحریکوں میں سرگرم تھے اور انگریزی کے اخبارات و رسائل کے لئے لکھنا شروع کر دیا۔ 1844 میں جب وہ جرمنی واپس جا رہا تھا تو پیرس میں مارکس سے ملاقات ہوئی۔ ملاقات سے پہلے ہی دونوں میں خط و کتابت رہ چکی تھی۔ پیرس میں کارل مارکس بھی فرانسیسی اشتراکیوں اور فرانس کی زندگی کے زیر اثر سوشلسٹ ہو چکا تھا۔ یہاں ان دونوں دوستوں نے مل کر ایک کتاب تصنیف کی جس کا عنوان تھا ''مقدس خاندان یا تنقیدی تنقید کی تنقید''۔ یہ کتاب اینگلز کی ''انگلستان میں مزدور طبقے کی حالت'' کے بازار میں آنے سے ایک سال پہلے ہی چھپ کر آ گئی۔ اس کا بیشتر حصہ مارکس نے لکھا اور اس میں انقلابی مادی اشتراکیت کی بنیادیں موجود تھیں، جن کے اصل خیالات ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ ''مقدس خاندان'' کا لفظ باویر نام کے جرمن بھائیوں اور ان کے ماننے والوں پر ایک پھبتی کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ یہ حضرات ایسی تنقید کا پرچار کرتے تھے جسے نہ حقیقت سے کوئی سروکار تھا، نہ پارٹیوں اور سیاست سے، اور نہ اسے عملی سرگرمی گوارا تھی۔ اسے تو گردوپیش کی دنیا پر اور جو واقعات دنیا میں گزرتے تھے، ان پر صرف ''تنقیدی'' نظر ڈالنے سے غرض تھی۔ باویر صاحبان کی نظر میں پرولتاریہ ایک بے وقعت انبوہ تھا، تنقید سے کورا۔ مارکس اور اینگلز نے اس بیہودہ اور نقصان دہ رجحان کی زبردست مخالفت کی۔ ایک جیتے جاگتے انسانی وجود کے لئے، جو مزدور ہے اور حکمراں طبقوں اور سرکار کے بوجھ تلے پس رہا ہے، انہوں نے قیاس آرائی کا نہیں بلکہ ایسی جدوجہد کا مطالبہ کیا جو بہتر نظام زندگی کے لئے کی جائے۔ ظاہر ہے کہ ان کی نظر میں پرولتاریہ ہی وہ طاقت تھی جو ایسی جدوجہد چلانے کی اہلیت رکھتی تھی اور اس کی غرضمند بھی تھی۔ ابھی یہ کتاب ''مقدس خاندان'' نکلی نہ تھی کہ فریڈرک اینگلز نے مارکس اور روگے کے مجموعہ مضامین Deutsc-Franzosische Jahrbucher میں اپنے تفصیلی ''سیاسی معاشیات کے تنقیدی مضامین'' شائع کر دیے تھے اور ان میں اشتراکی نقطہ نظر سے موجودہ معاشی نظام کے اصل مظاہر پر بحث کرتے ہوئے یہ بتایا گیا تھا کہ ذاتی ملکیت کی حکمرانی سے یہی نتیجے نکلنے والے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مارکس نے جو یہ فیصلہ کیا کہ سیاسی معاشیات کا، یعنی اس علم کا مطالعہ کیا جائے جس میں آگے چل کر اس کی تحریروں نے انقلاب برپا کر دیا، اس فیصلے میں اینگلز سے ربط و ضبط پیدا ہونے کا بڑا ہاتھ ہے۔

1845 سے 1847 تک اینگلز بروسلز اور پیرس میں رہا۔ علمی کام کے ساتھ ساتھ اس نے بروسلز اور پیرس میں جرمن مزدوروں کے درمیان عملی سرگرمی بھی جاری رکھی۔ یہاں مارکس اور اینگلز نے خفیہ جرمن ''کمیونسٹ لیگ'' سے رابطہ قائم کیا اور اس کی طرف سے یہ ذمہ داری سنبھالی کہ سوشلزم کے جن خاص اصولوں پر جم کر کام کیا جا چکا ہے، انہیں تفصیل کے ساتھ پیش کریں۔ چنانچہ مارکس اور اینگلز کا لکھا ہوا وہ مشہور ''کمیونسٹ پارٹی کا مینی فسٹو'' تیار ہوا جو 1848 میں شائع کیا گیا۔ یہ کتابچہ کئی جلدوں کی کتاب پر حاوی ہے، جو روح اس میں سمائی ہے وہ آج بھی متمدن دنیا کے تمام منظّم اور مقابلہ کرتے ہوئے پرولتاریہ کو حوصلہ عطا کر رہی ہے اور اسے راہ دکھا رہی ہے۔

1848 کا انقلاب جو پہلے فرانس میں پھوٹ پڑا اور پھر مغربی یورپ کے دوسرے ملکوں میں، مارکس اور اینگلز کو ان کے وطن (جرمنی) میں واپس لے گیا۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے پروشیا کے رائن والے صوبے میں جمہوری اخبار Neu RheinischeZeitung کا انتظام سنبھالا جو کولون شہر سے شائع ہوا کرتا تھا۔ یہ دونوں دوست رائن پروشیا کی تمام انقلابی جمہوری امنگوں کے روح رواں بن گئے۔ انہوں نے آزادی کی حمایت میں اور رجعت پرستی کی طاقتوں کے مقابلے پر عوام کے حق میں ایک ایک قدم پر جم کر جنگ لڑی لیکن جیسا کہ ہمیں معلوم ہے رجعت پرستی جیت گئی۔ یہ اخبار Neue Rheinische Zeitung کچل کر ختم کر دیا گیا۔ مارکس اپنی جلاوطنی کے زمانے میں پروشیائی شہریت سے محروم ہو چکا تھا، اب اسے وہاں سے بدیسی کی طرح نکال دیا گیا۔ اینگلز مسلح عوامی بغاوت میں شریک ہو گیا، تین جنگوں میں آزادی کے لئے لڑا اور جب باغیوں کو شکست ہوئی تو وہ پسپا ہو کر سوئٹزرلینڈ کے راستے لندن کی طرف نکل گیا۔

مارکس بھی لندن میں ہی مقیم ہو گئے تھے۔ اینگلز نے وہاں پہنچ کر پھر کلرکی اختیار کر لی اور کچھ دنوں بعد مانچسٹر کی اسی کمپنی کا حصہ دار بن گیا جس میں 1840 کے بعد والے برسوں میں نوکری کر چکا تھا۔ 1870 تک وہ مانچسٹر میں ہی رہا اور اس عرصہ میں مارکس نے بھی لندن میں رہائش رکھی۔ اس فاصلے نے ان دونوں کے درمیان تازہ بہ تازہ تبادلہ خیالات میں کوی رخنہ نہیں ڈالا۔ قریب قریب روزانہ خط آتے جاتے تھے۔ خط و کتابت کے ذریعے دونوں دوستوں نے اپنے خیالات اور اپنی تحقیقات کو ایک دوسرے تک پہنچایا اور علمی سوشلزم کا خاکہ تیار کرنے میں باہم ہاتھ بٹاتے رہے۔ 1870 میں اینگلز لندن چلا آیا۔ ان دونوں کی ذہنی زندگی، شد و مد کے ساتھ اس وقت تک باہمی رفاقت سے چلتی رہی جب تک 1883 میں کارل مارکس کا انتقال نہیں ہو گیا۔ اس کا ثمرہ یہ تھا کہ مارکس نے ''سرمایہ'' لکھی جو ہمارے زمانے میں سیاسی معاشیات کی سب سے بڑی تصنیف ہے۔ اور اینگلز نے چھوٹی اور بڑی کئی تصانیف پیش کیں۔ سرمایہ دارانہ معیشت کے جو پیچ در پیچ مظاہر ہوتے ہیں، ان کے تجزیے پر مارکس نے کام کیا۔ اینگلز نے اپنی سادہ اور آسان تحریروں میں، جن میں اکثر جوابی استدلال سے کام لیا گیا ہے، عام علمی

مسائل سے بحث کی اور تاریخ کے مادی نظریے سے اور مارکس کے معاشی نظریے کی روشنی میں ماضی اور حال کے مختلف مظاہر و واقعات سے بحث کی۔ اینگلز کی ان تحریروں میں سے ہم فی الحال یہ نام لیں گے: ''جرمن فلسفی ڈریونگ سے مناظرہ'' (یہ کتاب فلسفے، قدرتی سائنس اور سماجی علوم کے دائرے میں آنے والے انتہائی اہم مسائل کا تجزیہ کرتی ہے)، (یہ بہت ہی کارآمد اور معلومات سے مالا مال کتاب ہے۔ بدقسمتی سے اس کا صرف ایک ہی حصہ جس میں سوشلزم کے ارتقا کا تاریخی خاکہ پیش کیا گیا ہے، روسی زبان میں ترجمہ ہوا ہے:: ''سائنسی سوشلزم کا ارتقا'' جنیوا، 1892) ''خاندان، ذاتی ملکیت اور ریاست کا آغاز'' (جو روسی زبان میں ترجمہ ہو چکی ہے اور سینٹ پیٹرسبرگ سے اس کا تیسرا ایڈیشن 1890 میں نکل چکا ہے)، ''لوڈوگ فیور باخ'' (اس کا روسی ترجمہ پلیخانوف کی تشریحات کے ساتھ جنیوا سے 1892 میں شائع ہوا ہے)، روسی حکومت کی خارجہ پالیسی پر مضمون (یہ مضمون جنیوا سے ''سوشل ڈیموکریٹ'' رسالے کے پہلے اور دوسرے شمارے میں بزبان روسی ترجمہ ہو کر چھپا)، رہائشی مسئلے پر شاندار مضامین، اور آخر میں دو مختصر مگر نہایت قیمتی مضمون جو روس کی معاشی اٹھان پر لکھے گئے ہیں۔ (یہ دونوں مضمون زاسولیچ کے روسی ترجمے کی صورت میں بعنوان ''روس کی بابت فریڈرک اینگلز'' جنیوا سے 1894 میں چھپے)۔ سرمائے پر اپنی زبردست تصنیف کو تمام کرنے سے پہلے ہی کارل مارکس کا انتقال ہو گیا۔ صرف اس کا خاکہ مکمل ہو چکا تھا اور جب مارکس دنیا سے اٹھ گیا تو اینگلز نے اس عظیم الشان کام کی تکمیل کا اہتمام کیا کہ ''سرمایہ'' کتاب کی دوسری اور تیسری جلد ترتیب دی کہ شائع ہو جائے۔ 1880 میں اس نے دوسری جلد اور 1894 میں تیسری جلد شائع کر دی (اینگلز کی موت نے چوتھی جلد کی تیاری اور تکمیل نہ ہونے دی)۔ دوسری اور تیسری جلد شائع کر کے اینگلز نے اس زبردست عالی دماغ کی ایک عظیم الشان یادگار قائم کر دی، جو اس کا دوست رہا تھا، بلکہ ایک ایسی یادگار قائم کی جس پر، انجانے میں خود اینگلز کا نام بھی نقش ہو گیا ہے۔ حق بات یہ ہے کہ ''سرمایہ'' کی یہ دونوں جلدیں دو آدمیوں۔ مارکس اور اینگلز کا مشترکہ کارنامہ ہے۔ داستانوں میں دوستی یا ہمدمی کی بعض ایسی مثالیں آئی ہیں جو دل ہلا دیتی ہیں۔ یورپی پرولتاریہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس کا علم دو ایسے عالموں اور جانبازوں کی دین ہے جن کی باہمی رفاقت، دوستی کے تمام پرانے قصے کہانیوں میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ اینگلز نے ہر جگہ خود کو مارکس کے بعد دوسرے نمبر پر شمار کیا ہے اور عام طور سے وہ حق بجانب ہے۔ اس نے اپنے ایک دوست کو لکھا ''مارکس کے جیتے جی میں ہمیشہ اس کے بازو پر رہا''۔ مارکس کی زندگی میں جو محبت اینگلز نے دی اور مرنے کے بعد جو تعظیم دی اس کی کوئی انتہا نہیں۔ اس بیباک جواں مرد اور محتاط مفکر کے وجود میں ایک بے پناہ محبت کرنے والی روح تھی۔

1848-49 کی تحریک کے بعد والے زمانے میں جلاوطن رہ کر مارکس اور اینگلز نے خود کو صرف علمی دیدہ ریزی تک محدود نہیں رکھا۔ 1864 میں مارکس نے ''محنت کرنیوالوں کی انٹرنیشنل ایسوسی ایشن'' بنائی اور پورے

دس برس تک اسے چلاتا رہا۔ اینگلز نے بھی اس کے کاموں میں عملی حصہ لیا۔ ''انٹرنیشنل ایسوسی ایشن'' جو مارکس کے خیالات کے مطابق تمام ملکوں کے پرولتاریہ میں اتحاد کی علمبردار تھی، اس کی خدمات محنت کش طبقے کی تحریک کو بڑھانے میں زبردست اہمیت رکھتی ہیں۔ جب 1870 کے بعد والے برسوں میں یہ ایسوسی ایشن بند کردی گئی، تب بھی مارکس اور اینگلز نے اپنے ربط ملانے والے رول کو نہیں چھوڑا۔ بلکہ اس کے برخلاف یہ کہنا چاہیے کہ مزدور طبقے کی تحریک کے روحانی رہنماؤں کی حیثیت سے ان کی اہمیت برابر بڑھتی ہی گئی کیونکہ خود یہ تحریک بھی لگاتار آگے بڑھتی رہی۔ مارکس کے مرنے کے بعد اکیلا اینگلز ہی یورپی اشتراکیوں کے صلاح کار اور رہنما کی حیثیت سے کام چلاتا رہا۔ جرمن اشتراکی جن کی طاقت گورنمنٹ کے ظلم اور زیادتی کے باوجود تیزی سے اور ایک جماؤ کے ساتھ آگے جارہی تھی اور پسماندہ ملکوں مثلاً سپین، رومانیہ اور روس کے نمائندے جنہیں اگلا قدم اٹھانے سے پہلے کافی سوچ بچار اور ناپ تول کرنی پڑتی تھی، ان سب کو یکساں طور پر اینگلز کے مشورے اور ہدایت کی ضرورت پیش آتی تھی۔ بڑھاپے میں اینگلز کے علم اور تجربے کا بھرپور خزانہ ان سب کے کام آتا تھا۔

مارکس اور اینگلز دونوں روسی زبان جانتے تھے، روسی کتابیں پڑھتے تھے۔ اس ملک سے دلچسپی برقرار رکھتے تھے، روسی انقلابی تحریک پر ہمدردی کی نظر رکھتے تھے اور روس کے انقلابیوں سے ان کا ربط ضبط رہتا تھا۔ وہ اول جمہوریت پسند تھے، پھر اشتراکی ہوئے۔ سیاسی جبر اور من مانی کے نظام سے نفرت کا جمہوری جذبہ ان میں ہمیشہ بہت سخت رہا۔ یہ سیدھا سیاسی جذبہ، پھر گہرا نظریاتی علم اس بات کا کہ سیاسی جبر اور من مانی کارروائی کا معاشی لوٹ سے تعلق ہے، اوپر کی زندگی کا تجربہ، ان سب باتوں نے مارکس اور اینگلز کو سیاسی طور سے غیر معمولی حساس بنادیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب مٹھی بھر انقلابی روسیوں نے شہنشاہ روس کی زبردست حکومت کے مقابلے پر جاں بازانہ جدوجہد چھیڑی تو ان دونوں آزمودہ کار انقلابیوں کے سینے اس کی ہمدردی سے گونجنے لگے۔ اور یہ رجحان، کہ روسی اشتراکیوں کا جو فوری اور نہایت اہم فریضہ ہے کہ سیاسی آزادی چھین کر حاصل کی جائے، اس فریضے سے صرف دکھاوے کے معاشی فائدوں کی خاطر منہ موڑ لیا جاے اس رجحان کو مارکس اور اینگلز نے شک وشبہ کی نظر سے دیکھا۔ یہاں تک کہ اسے انہوں نے سماجی انقلاب سے کھلم کھلا غداری قرار دے دیا۔ ان دونوں کی مستقل ہدایت تھی کہ ''مزدوروں کے سر کا بوجھ اترنا خود مزدور طبقے کے عمل سے ہونا چاہیے''۔ لیکن اپنی معاشی نجات کی خاطر صف آرائی کرنے کے لئے پرولتاریہ کو کچھ سیاسی حق حاصل کرنے ضروری ہیں۔ مزید یہ کہ مارکس اور اینگلز نے صاف دیکھ لیا کہ روس میں سیاسی انقلاب برپا ہونا مغربی یورپ کے مزدور طبقے کی تحریک کے لئے بے انتہا کارگر ثابت ہوگا۔ شخصی بادشاہی کا روس ہمیشہ سے یورپی رجعت پرستی کی آماجگاہ رہا ہے۔ 1870 کی جنگ کے نتیجے میں، جو جرمنی اور فرانس کے درمیا ایک زمانے تک نفرت کے بیج بوگئی، روس کو ایسی غیر معمولی اور مفید بین الاقوامی پوزیشن ہاتھ آئی

کہ اس کی بدولت، بہرحال روسی زارشاہی کی کمان چڑھ گئی اور رجعت پرستانہ طاقت کی حیثیت سے اس نے اور زیادہ اہمیت اختیار کر لی۔ صرف آزاد روس، ایسا روس جسے پولینڈ، فن لینڈ، جرمنی، آرمینیا والوں کو اور دوسری چھوٹی چھوٹی قوموں کو دبائے رکھنے کی ضرورت نہ ہو، جو برابر اس تاک میں نہ لگا رہے کہ جرمنی اور فرانس ایک دوسرے سے ٹکر لیں، وہی روس موجودہ یورپ کو، جو جنگ کے بوجھ سے ہلکا ہو چکا ہو، امن چین کے سانس لینے میں مددگار ثابت ہوگا، وہی روس یورپ میں رجعت پرستی کے تمام عناصر کو کمزور کرے گا، یورپ کے مزدور طبقے کو مضبوطی دے گا۔ اسی غرض سے اینگلز نے روس میں سیاسی آزادی قائم کرنے پر پورا زور دیا کہ اس کی بدولت مغرب میں مزدور طبقے کی تحریک بھی بڑھاوا ملے گا۔ وہ کیا سدھارا کہ روسی انقلابیوں کا بہترین دوست دنیا سے اٹھ گیا۔

آیئے، فریڈرک اینگلز کی یاد میں سر جھکایں، وہ جو پرولتاریہ کا استاد اور زبردست جانباز تھا۔

1890 کی برسات میں لکھا گیا۔ پہلی بار 1896 میں " ربوتنك "نامی مجموعے کے پہلے اور دوسرے شماروں میں شائع ہوا۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف۔ پانچواں روسی ایڈیشن۔ جلد 2

اس اقتباس کو مارکسسٹس انٹرنیٹ آرکائیو کے لیے ابن حسن نے ترتیب دیا۔

کمپوزنگ: نوید، سجاد شاہ، احسن، امان اللہ، ابن حسن

نظر ثانی ترجمہ: ابن حسن

پروف ریڈنگ: ابوذر وسیم

اپنی رائے اور تجاویز کے لیے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

hasan@marxists.org